مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے
چہ گویم با تو گر آئی جہاں در قادیاں بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی
نمبر ۹ - مورخہ ۱۴ - اکتوبر ۲۳ء - جلد ۲۵

کیا نبی کریم کے سراج منیر ہونے سے نبوت بند ہے؟

چند روز ہوئے کہ مخدومی استاذی المکرم جناب حافظ روشن علی صاحب کے ہمراہ ڈلہوزی جانیکا اتفاق ہوا۔ وہاں غیر احمدی اصحاب کے جس جلسہ میں جناب حافظ صاحب کا پُر اثر لیکچر ہوا تھا وہاں مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا لیکچر بھی زیر عنوان "محمد رسول اللہ" ہوا۔

دوران لیکچر میں مولوی صاحب نے آنحضرت صلعم کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ چونکہ آپ کو قرآن مجید میں سراج منیر یعنے روشن کرنیوالا سورج کہا گیا ہے۔ اس لئے اب آپ کی بعثت کے بعد کوئی دنیا کی راہنمائی کے لئے مبعوث نہیں ہو سکتا کیونکہ سورج کے ہوتے ہوئے کسی لیمپ یا چراغ کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی۔

مولوی صاحب کے مندرجہ بالا بیان کو جس کو انہوں نے ایک خوشنما صورت میں پیش کر کے سادہ لوح طبائع کو فریفتہ کیا اگر درست قبول کر لیا جاوے۔ تو لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے سراج منیر ہونیکے باعث آپ کے بعد مسیح و مہدی تو کیا کسی مجدد کی بھی ضرورت نہ رہی۔ کیونکہ جب مثلاً سورج کی موجودگی میں بجلی لیمپ کی ضرورت نہ ہو تو معمولی لیمپ یا چراغ کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے حالانکہ مولوی صاحب کے عقاید کی رو سے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ سورج یعنے آنحضرت صلعم کے ہوتے ہوئے بجلی لیمپ (نبی) کی تو حاجت نہیں مگر معمولی لیمپ اور چراغ (مہدی و مجدد وغیرہ) کی ضرورت ہے۔ کیا کوئی عقل سلیم اس فلسفہ کو قبول کرنیکے لئے تیار اور مستعد ہے؟

نیز مولوی صاحب کو معلوم ہو گا کہ جب سورج اپنی روشنی سے دنیا کو فیضیاب نہیں کر سکتا تو اسوقت ہمیں ضرورت ہوتی ہے ایسے ایک قائم مقام کی جو ہمیں اپنی روشنی سے منور اور فیضیاب کرے تاکہ ہم جہاں خوب اندھیرا ہیں ٹھوکریں اور لغزشیں کھانے سے محفوظ رہیں اور صراط مستقیم پر چلنے کی قدرت رکھیں۔ تو اسی طرح آنحضرت صلعم کے بعد جبکہ ظلمات تہ بتہ ہیں اور مسلمانوں میں وہ نور جسکو نبی کریم نے اُن کے دلوں میں بڑی محنت اور جانفشانی سے قائم کیا تھا باقی نہیں رہا۔ اور رسول کریم صلعم کی پیشگوئی لتتبعن سنن الذین من قبلکم کے مطابق خدا تعالےٰ سے دوری اور دنیا کی طمع و حرص اور قسم قسم کے گناہوں میں بالکل یہود و نصاریٰ کے مشابہ ہو گئے ہیں کیا کسی مامور اور نبی کی ضرورت نہیں؟ جو مسلمانوں کو ضلالت کے گڑھے سے نکال کر صحیح راستہ پر چلاوے۔

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ موجودہ زمانہ میں جس قدر اشاعت قرآن مجید اور کتب احادیث کی بوجہ مطبع کی ایجاد کے ہوئی ہے اور پھر اس کے علماء بھی بکثرت پیدا ہوئے اس کی نظیر پہلے زمانہ میں کہیں نہیں ملتی مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں خدا تعالےٰ سے ناآشنائی اور ضلالت کا زور جتنا اس زمانہ میں ہوا ہے قدیم زمانہ میں اسکی مثل نہیں پائی جاتی جس کی آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اس پُر فساد زمانہ میں ایک سجدہ بھی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہو گا۔

اب ہم مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ جبکہ نبی کریم صلعم دنیا میں ظہور پذیر ہو چکے ہیں اور قرآن مجید بھی دنیا میں موجود ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ دنیا میں اندھیر ہی اندھیر نظر آتا ہے اور باوجود سورج کے موجود ہونیکے لوگ ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں کیا ایسے موقعہ پر کسی نبی اور مامور کی ضرورت نہیں جو ان تاریکیوں کو دور کر کے لوگوں کو اس سورج کا چہرہ دکھا کر جو پہلے سے موجود ہونیکے باوجود انکو انہی کی بداعمالیوں کی وجہ سے اپنی روشنی سے محروم رکھتا ہو۔ اگر تو اور حسب منشا مولوی صاحب کے بیان کو صحیح اور درست بھی تسلیم کر لیا جاوے۔ تب بھی مولوی صاحب کا یہ مطلب کہ آنحضرت صلعم کے بعد دروازہ نبوت مسدود ہے ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ مولوی صاحب کو اس بات سے تو انکار نہ ہو گا کہ سورج کی موجودگی میں ہر حال ہمیں اسکی اشد ضرورت ہے یعنی ہمیں ضرورت ہے اس امر کی کہ وہ اپنی روشنی سے ہمیں منور کر کے تاریکیوں میں بھٹکنے سے محفوظ رکھے تو اب ایک ایسی چیز جو کہ سورج سے روشنی اور نور حاصل کر کے ہم تک پہنچائے اس امر کی مستدعی نہیں کہ اس کے واسطہ ہونے کی وجہ سے سورج کی ضرورت اور حاجت نہ رہے کیونکہ وہ سورج سے ہی مستفیض ہو کر اپنے نور سے ہمیں بہرہ ور کرتی ہے۔ پس ہمیں ہر حالت میں بیشک سورج کے غیر کی احتیاج اور ضرورت نہیں مگر خود سورج کے وجود سے ہم مستغنی نہیں ہو سکتے۔ تو بعینہ اسی طرح نبی کریم صلعم کے فیوض کسی واسطہ کے ذریعہ ظاہر ہونیسے یہ لازم نہیں آتا کہ ہمیں نبی کریم صلعم کی موجودگی میں کسی اور مظہر وجود کی ضرورت اور حاجت پڑتی ہو بلکہ اس صورت میں بھی اسی مہر انور کی ضرورت ہو جس نے دنیا سے ہر قسم کے مفاسد اور شرک کو مٹا کر توحید کو پھیلایا اور بتوں کی پرستش کرنیوالوں کو اپنی قوت قدسیہ سے واحد ذات کا پرستار بنایا لیکن جو شخص آپ کی ہی شریعت کا تابع ہو کر آپ سے ہی تمام فیوض حاصل کر کے آپ ہی کے دین کی اشاعت کرے اور شب و روز اسلام کی ترقی کے اسباب میں غور اور فکر کرتا ہو اور اس کے کلمات طیبہ سے یہ بھی ہو کہ "میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام" اور ہر وقت اسکے ورد زبان یہ مصرع ہو

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ہماری سرگرمیاں اور ذمہ داریاں.

آریہ اخبار پرکاشش "احمدی جماعت کی سرگرمیاں" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو جس سرگرمی سے اشاعت دین کا کام کر رہے ہیں۔ انصاف اس امر کا مقتضی ہے کہ اس پہلو میں اُن کی داد دی جائے۔ ہندوستان کے قریباً ہر ایک شہر میں ان کے پرچارک کام کر رہے ہیں۔ اشاعت دین کے لئے ان کے کئی اخبار جاری ہیں۔ قادیان میں ان کے کئی ریسرچ سکالر آریہ سماج کے مقابلہ میں تیاری کر رہے ہیں۔ جہاں اخبار میں کبھی آریہ پبلشر کی طرف سے کتاب کا نوٹس شائع ہو فوراً وہ منگوا لیتے ہیں۔ آریہ سماج کا تمام لٹریچر اُن کے پاس پہنچ رہا ہے۔ کئی مباحث تیار ہو چکے ہیں۔ جو آریہ سماج کے سالانہ جلسوں میں پہنچ کر مباحثے کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے خلاف کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ بقول ایک احمدی پرچارک کے احمدی جماعت کا سارا زور تن من اور دھن سے آریہ سماج کے خلاف لگ رہا ہے۔ اُن کا بجا طور پر یہ خیال ہے کہ ہندوستان میں اگر کوئی مذہبی جماعت ایسی ہے۔ جو احمدیوں کو خصوصاً اور عام مسلمانوں کو عموماً ہندوؤں کو مسلمان بنانے سے روکتی ہے تو وہ آریہ سماج ہے۔ اس لئے وہ ہندوؤں کی اس رکھشک جماعت سے برسر جنگ رہتے ہیں۔ احمدیوں کی سرگرمیاں ہندوستان تک ہی محدود نہیں بلکہ انگلستان۔ جرمنی۔ یونان۔ مصر اور بخارا میں ان کے آدمی پرچار کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں "تفسیر الفضل" عربی زبان کا اخبار بصورت احمدیہ مشن کی اشاعت کے لئے جاری ہوا ہے جس کے پہلے نمبر میں مرزا غلام احمد قادیانی کا فوٹو بھی دیا گیا ہے جو جماعت اتنی تیزی سے کام کر رہی ہو۔ جس میں سینکڑوں لوگ اشاعت دین کے لئے وقف ہو چکے ہوں۔ جس کا لاکھوں روپیہ اس کام میں خرچ ہو رہا ہو۔ وہ اگر کامیاب نہ ہو گی تو اور کون ہوگا۔

ان کے مقابلہ میں آریہ سماج کی رفتار کیسی ہے۔ اس کو ہم سبھی جانتے ہیں۔ آریہ سماج کے پاس نہ اتنے آدمی ہیں جو اپنا سارا وقت آریہ سماج کو دے سکیں۔ اور نہ دھن جس سے پرچارک تیار کر سکیں۔ مقابلہ ہو تو کیسے؟

میں ایک طرف اخبار پرکاشش کے نوٹ کو پڑھتا ہوں دوسری طرف اپنی ذمہ داریوں پر نظر کرتا ہوں۔ مخالف ہماری نسبت اقرار کرتے ہیں کہ ہم اشاعت و تبلیغ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کرتے ہیں اور ہمارا وظیفہ تبلیغ دنوں دن وسیع ہو رہا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو کچھ ہماری نسبت مخالف سمجھتا ہے اور پوچھتا ہے ہم اس سے ابھی بہت دُور ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارا دائرہ عمل بہت وسیع ہے لیکن اس کے لئے جس محنت اور قربانی اور کوشش کی ضرورت ہے وہ ابھی ہم نے نہیں کی ہے۔ احمدی جماعت کے نمونہ کو سامنے رکھ کر آریہ سماج اپنی قوم کو توجہ دلاتا ہے اور مقابلہ کے لئے پہلے سے بھی زیادہ قوت اور طاقت کے استعمال کے لئے بلا رہا ہے۔ اگر ہم غیروں کے منہ سے اپنی نسبت صرف اس قسم کے کلمات سُن کر خاموش ہو رہتے ہیں یا خوش ہو لیتے ہیں تو یاد رکھو کہ ہم منزل مقصود سے دور جا رہے ہیں۔ یہ آوازیں ہم کو سُست اور غافل کرنے کے لئے ہیں لیکن تم ان سے بیدار کرانے والے آلات کا کام لو۔ عیسائیوں کا ایک اخبار مسلم ورلڈ نکلتا ہے اس کا مشن اسی قسم کا ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت کے متعلق ایسی خبریں تراشتا رہتا ہے کہ مسلمان غافل ہو جائیں۔ اسی طرح پر آریہ اخبارات ہماری جماعت کی سرگرمیوں کا ذکر کر کے چاہتے ہیں کہ اپنی جماعت کی رفتار کو تیز تر کریں۔ آریہ سماج جس قدر روپیہ اور جس قدر آدمی میدان مقابلہ میں لا سکتا ہے ہم اس قدر روپیہ اور اس قدر آدمی نہیں لا سکتے۔ یہ ایک حقیقت ہے مگر ہاں ہم ایک دل رکھتے ہیں جو قوت ایمان سے بھرا ہوا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ہم صداقت اور حق لیکر نکلے ہوئے ہیں۔ اور یہ ایسی قوت ہے کہ کوئی چیز اسے مغلوب نہیں کر سکتی۔

ہمارے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تبلیغ کا کام اندرون ہند ایک مستقل شعبہ ہو گیا ہے اور صیغہ انسداد اس کی ایک شاخ ہے۔ ضرور ہے کہ ہر جماعت کو اپنی مالی ذمہ داری کا پتہ لگ جائیگا کہ اس سال کے اندر اس کام کے لئے اس کو کیا دینا ہے۔ میں نے گذشتہ اشاعت میں بتایا ہے کہ اب وقت آ رہا ہے کہ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہو۔ اس راہ میں خرچ کر دیں۔ کیونکہ دشمن نے اب مقابلے کے لئے جو اعلان کیا ہے وہ اس کی انتہائی طاقت کی نمائش کا اعلان ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم ان ہتھیاروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے جو ان کے پاس ہیں۔ مگر ہم اس شعور اور یقین کے ساتھ ان کے مقابلہ کو جاتے ہیں کہ اسلام کا بول بالا ہو گا۔ ہمیں ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ آدمی اس غرض کے لئے آ سکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ روپیہ جمع ہو سکے اور باقی سلسلہ کے تمام کام پوری قوت کے ساتھ چلتے رہیں۔ اور ان میں ترقی کے لئے کوئی چیز ہماری سدّ راہ نہ ہو۔ اس لئے کہ مومن کے دو دن برابر نہیں ہوتے وہ ترقی کرتا ہے۔

پیغام صلح کے خلاف مقدمہ

نہایت افسوس سے سنا گیا معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے معزز معاصر پیغام کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ مقدمہ چلایا ہے۔ یہ مقدمہ ایک مضمون کے متعلق بنایا گیا ہے۔ جو آریوں کے خلاف لکھا گیا ہے۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب اور مولوی غلام مصطفیٰ خان صاحب ایڈیٹر گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور بالآخر سر دست ضمانت پر رہا ہو گئے ہیں چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر جو ہماری جماعت کے لاہور میں امیر ہیں اس مقدمہ میں قانونی مشیر کی حیثیت سے پیش ہوئے ہیں۔ کچھ شک نہیں ہمارا اور لاہوری جماعت کا بعض مسائل میں اختلاف ہے لیکن یہ اسلام کی عزت کا سوال ہے۔ اور ہم اس وقت ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنے بھائیوں کی مدد نہ کریں۔ حضرت امام کو جس وقت اس مقدمہ کی اطلاع ہوئی آپ نے اس کا بہت احساس فرمایا۔ اور پوری ہمدردی کی ہدایت فرمائی۔

گورنمنٹ کا اس طریق پر مذہبی تحریروں پر نوٹس لینا تمام مذہبی جماعتوں میں افسوس سے دیکھا جائے گا۔ اور کوئی شخص اس کو پسند نہیں کرے گا۔ مذہبی مناظرات کے متعلق حدود اور قواعد کا تعین ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے یہی صورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ پیش کی تھی جبکہ ایک فریق دوسرے فریق کے معتقدات پر اظہار رائے کرتا ہے۔ اور اس کا اس کو حق ہے۔ تو ایسے مقدمات بنانا پسندیدہ امر نہیں ہے۔ اور گورنمنٹ کے ان مقاصد سے یہ امر الگ ہونا چاہیئے۔ جو اس قسم کے مقدمات سے ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ مقدمہ دائر ہو گیا ہے ہم اس کی نوعیت کے متعلق کچھ کہنا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر اصولی طور پر اس طریق کو ہم سخت ناپسند کرتے ہیں اور اس کو گونہ مذہبی آزادی میں دخل تصور کرینگے۔ جبکہ قانون نے ہر شخص کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے موقع دیا ہے۔ تو اس صورت میں کسی کو کسی سے اگر کوئی شکایت ہو تو وہ جواب دیکر یا قانون سے مدد لے کر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ گورنمنٹ کی مذہبی رواداری آزادی کی پالیسی ہوتے ہوئے اس قسم کے مقدمات پسندیدہ امر نہیں ہو سکتے۔

دھرم بھکشو کے لیکچر

پرکاش سے معلوم ہوا ہے کہ دھرم بھکشو [illegible] آزاد لیکچروں کے بند ہونے کے متعلق کوئی کارروائی ہو رہی ہے اور وہ اسے مسلمانوں سے منسوب کرتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دھرم بھکشو کے لیکچر دل آزار اور خلاف واقعہ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ مسلمان اس قسم کی کوشش کریں۔ کہ اس کے لیکچر بند ہو جائیں۔ مسلمانوں کو اس قسم کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہم زبان بندی کے طریق کے حامی ہیں۔ یہ دھرم بھکشو اور آریہ سماج کے اخلاقی معیار کا ایک ثبوت ہوگا۔ کہ وہ دلائل اور براہین کی بجائے دل آزار کلمات اور گالیوں سے کام لے۔ اسلام اسکے مقابلہ میں گالیوں کی تعلیم نہیں دیگا۔ دھرم بھکشو اور کسی بھی مذہبی پرچارک کی تقریریں قانونی طور پر بند کرانے کی کوشش محض بیہودہ کوشش ہے۔ ہاں ہر ایک مذہبی سوسائٹی کا یہ اپنا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے مبلغین کو تہذیب اور شائستگی کی حد سے نکلنے نہ دے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس قسم کے جھگڑوں اور فضولیات کا انسداد کرنا چاہا تھا۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہبی مناظرات کی اصلاح کا کام شروع کیا تھا۔ مگر افسوس ہے ہمارے دوستوں نے توجہ نہ کی۔ اب اگر مذہبی مناظرات بنا اصلاح کی تجویز ہو جاوے۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ سب سے اول اس میں حصہ لینے کو تیار ہے۔ بلکہ اس کی عین مراد ہے۔

خواجہ جمال صاحب کی وفات

خواجہ کمال الدین صاحب کے بڑے بھائی خواجہ

جمال الدین صاحب جو ریاست کشمیر میں انسپکٹر تعلیم تھے ۲۳ و ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء کی درمیانی شب کو یرقان اور ورم جگر کی بیماری سے ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم جمال الدین خلافت ثانیہ کے وقت بعض اسباب کیوجہ سے ہم سے جدا ہوا لیکن کبھی اس کی زبان اور قلم سے کوئی کلمہ سوء ادبی اور مخالفت کا سننے میں نہ آیا۔ مجھ کو ۱۹۱۶ء میں کشمیر جانیکا اتفاق ہوا۔ اور خواجہ صاحب سے ملاقات ہوئی نہایت محبت اور اخلاص سے ملے۔ اور سلسلہ کے اختلاف کا افسوس سے ذکر کرتے ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اُنہیں محبت اور اخلاص تھا۔ اور ۱۸۹۵ء میں وہ ایک عرصہ تک قادیان رہے۔ جبکہ انہوں نے منصفی کا امتحان دیا تھا۔ اس وقت وہ ہیڈ ماسٹر تھے + حضرت اقدس پر یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ وہ اس امتحان میں کامیاب نہ ہونگے۔ مگر اللہ تعالےٰ اور بہترین صورت پیدا کرے گا۔ چنانچہ اس کے بعد سررشتہ تعلیم کے اعلےٰ عہدوں پر ممتاز ہو گئے۔

خواجہ صاحب کی وفات کو میں اپنے ایک عزیز اور بزرگ بھائی کی وفات کے رنگ میں محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے ساتھ اپنی شان ستاری اور غفاری سے معاملہ کر کے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین۔ مجھکو اس صدمہ میں خواجہ مرحوم کے بھائی صاحبان اور خلف الرشید عزیز خواجہ جلال الدین صاحب سے دلی ہمدردی ہے ؎

اتحاد المسلمین

اس ضرورت کا احساس مسلمانوں میں پیدا ہو گیا ہے کہ جب تک مسلمانوں میں باہم اتحاد نہ ہو اور بنیان مرصوص ہو کر نہ رہیں اُن کی زندگی خطرہ سے خالی نہیں۔ یہ سبق نیا نہیں پرانا اموختہ ہے۔ اگر اب بھی اس کو یاد کر لیا جاوے تو یقیناً خدا کے فضل سے بابرکت ہوگا + حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے اسی لئے برپا کیا کہ وہ مسلمانوں کو اس ہدایت پر عامل بنائیں۔ چنانچہ جو جماعت آپنے قائم کی اس میں وحدت اور اخوت کی روح نفخ کر دی۔ کوئی اتحاد امام کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مسلمان اگر اس وقت فروعی اور جزئی اختلاف کی وجہ سے اس برکت سے محروم رہیں تو کم از کم اپنی ہستی اور بقا کے لئے وہ امور مشترکہ میں تو مل سکتے ہیں۔

اس لئے ضرورت ہے کہ تنظیم کے سوال پر غور کیا جاوے۔ لاہور میں جو جلسہ اس مقصد کے لئے ۶ ستمبر کو ہوا ہے وہ اس کی داغ بیل سمجھنا چاہیئے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ اب لیکچروں اور تحریروں کا وقت نہیں اب عمل کی ضرورت ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو درد اسلام رکھتے ہیں [illegible] اور ایک مقصد و ایک نقطہ پر اس قوم کے منتشر اجزا کو جمع کر دیں۔

ساری برکتیں ایک اُدر نیک ہوجانے میں ہیں

مسلمانانِ چین

مذہب اسلام کی روز افزوں ترقی

تبلیغ کا زبردست نظارہ

چین میں تقریباً دس کروڑ مسلمان ہیں۔ اور روز بروز اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملک میں ہر طرف اسلامی سوسائٹیاں تبلیغ کا کام کر رہی ہیں۔ اور جس قدر تبلیغی سرگرمیوں میں ترقی ہے اسی قدر تو مسلمانوں کی تعداد میں جلد اضافہ ہوتا ہے۔ یہاں تبلیغ مذہب کے لئے وسیع میدان ہے۔ جاہل اور تعلیم یافتہ دونوں بآسانی اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ صرف اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ انہیں اسلام کے اصول سمجھائے جائیں۔ اور مختلف رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ تبلیغ کا کام یہاں کے علما کے سپرد نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے طبقہ کے مسلمان بھی خوب کامیابی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ جیسے کہ فوجی افسر اور سپاہی اس میں سب سے زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔

چین میں کتنی قابل ذکر اسلامی جمعیتیں ہیں جو اتحاد اسلامی کے لئے زبردست کام کر رہی ہیں۔ جمعیت شباب محمد خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ سنگھائی اس جمعیت کا صدر مقام ہے لیکن شاخیں دیگر اضلاع میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ جمعیت چین کے مذہبی و تمدنی حالات کی اصلاح میں بہت زیادہ سرگرم رہتی ہے۔ [illegible] نے مسجد و مدارس قایم کئے ہیں۔ اور نہ صرف مذہبی تعلیم کی جانب توجہ کی ہے بلکہ حرفتی مدارس بھی قایم کئے ہیں چین میں مختلف قسم کے پیشے سکھائے جاتے ہیں۔ بہت مدارس ہیں جن میں ذریعہ تعلیم تو چینی زبان ہی ہے۔ لیکن بعض مدارس میں عربی و فارسی کی تعلیم کا کافی انتظام ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جن میں عربی زبان کی تعلیم لازمی ہے۔ فارسی پر اگرچہ عربی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ لیکن اسلامی مدارس میں فارسی زبان کی تعلیم کا بھی انتظام اکثر کیا جاتا ہے۔ ایک جمعیت شوری ہے جس نے سنگھائی میں ایک شاندار کتب خانہ قایم کیا ہے چین میں عربی فارسی کی کتابوں کا نہایت اچھا ذخیرہ موجود ہے۔ اس جمعیت نے متعدد عربی و فارسی کی کتابوں کا چینی زبانوں میں ترجمہ کرایا ہے۔ اور اپنی شاخوں کا ایک جال ہر جگہ پھیلا دیا ہے لیکن سنگھائی کا مرکز اور پیکن کی شاخ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

جنگ عظیم کے زمانہ میں مسلمانان چین نے زیادہ سرگرمی نہیں دکھائی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ انہیں صحیح حالات سے بے خبری تھی۔ اور اتحاد اسلامی کے جس تبادلۂ خیالات کی ضرورت تھی اس سے وہ ایک حد تک محروم تھے۔ لیکن جنگ کے بعد مسلمانان چین کو مختلف ذرائع سے حالات معلوم ہوئے۔ اور ترکی قوم پرستوں کی تحریک کا حال بھی معلوم ہوا ان میں بھی ایک برقی رو دوڑ گئی۔ اور انہوں نے ترکی کے واسطے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ مانیات جمعیت قائم [illegible] بمقام [illegible] سے مسلمانوں میں تحریک پھیلائی۔ اور خاطر خواہ کامیابی ہوئی آج غازی کمال پاشا کا نام چین میں ہر مسلمان کی زبان پر ہے۔ اور خلافت ان کے لئے ذریعہ اتحاد ہے۔

چین کے غیر مسلم و مسلم تمام سیاسی معاملات میں مشترک مقاصد رکھتے ہیں۔ اگر کسی جگہ اختلاف پایا جاتا ہے تو اس کی وجہ سیاسی ہے۔ مذہبی نہیں۔ مسلم و غیر مسلم میل جول سے زندگی بسر کرتے ہیں لیکن ہاں چین میں سیاسی اختلافات بہت ہیں اور مختلف پارٹیاں ایک دوسرے کی مخالفت پر آمادہ رہتی ہیں۔

چین کی تقریباً تمام انجمنیں اوقاف پر چلتی ہیں ہر بڑے وقف کے ساتھ ایک جمعیت ہے اور یہ تمام اسلامی مفاد کے کاموں کو سرانجام دیتی ہیں۔ اکثر چندے بھی وقف میں شامل کر دیئے جاتے ہیں۔ اور انجمنوں کو وقف سے مصارف کے لئے ملتا ہے۔

چین کے تقریباً تمام مسلمان حنفی المذہب ہیں شاذو نادر ہی کوئی دوسرے خیال کا مسلمان نظر آتا ہے۔ وہاں ایک ہی طرح کی تبلیغ ہوئی ہے اور اسی وجہ سے کامیابی بھی زیادہ ہوئی ہے۔

چونکہ چینیوں کی زبان بقیہ دنیائے اسلام کی زبانوں سے بہت زیادہ مختلف ہے۔ اس لئے خارجی اثر ان میں کم پایا جاتا ہے۔ جس طرح حنفی مذہب سے یہاں اسلام کی ابتدا ہوئی تھی اسی طرح آجتک جاری ہے۔ اب عربی فارسی کی بہت زیادہ ترویج ہو رہی ہے۔ اسلئے دنیائے اسلام کے حالات سے بہت زیادہ واقفیت ہوتی جاتی ہے ایک انجمن جسکا نام توع جی فورجی چھپوچی خوئی" مسلمانوں کے باہمی تعلقات بڑھانے کے لئے بہت زیادہ کوشاں ہے۔

ماچین۔ اور ماخوچیاں مسلمانوں کے مشہور لیڈر ہیں۔ اول [illegible] فوجی قاید ہیں۔ اور دوسرے بھی ایک ضلع کے افسر اعلےٰ ہیں۔ یہ دونوں اپنے سرکاری فرائض کے علاوہ اسلامی خدمات میں منہمک رہتے ہیں۔ (خلافت)

رپورٹ جلسہ ماہواری انجمن

محبانِ اسلام

ہر ایک زندہ رہنے والی قوم کے لئے اس کی نسل میں زندگی کی روح کا ہونا لازمی ہے۔ اسی اصل کے ماتحت ہماری قوم کے بچوں میں اس روح کا پیدا کرنا ہمارا لازمی فرض ہے۔ مدرسہ عالیہ احمدیہ میں اسی اصل کے ماتحت عرصہ سے کئی ایک جلسے کئے جاتے ہیں جن کی غرض اس اصل کا پورا کرنا ہے۔ مگر چونکہ وہ اجلاس بڑے طلبہ کی اجتماعی حالت کا نتیجہ ہوتے ہیں اسواسطے چھوٹے بچے [illegible] ہیں

[illegible] نہیں لے سکتے تھے اور نہ کوئی [illegible]
ان کے دل میں ایک علیحدہ انجمن بنانے کی خواہش پیدا ہوئی اور انہوں نے
اسکا افتتاح انجمن محبان اسلام کے نام سے کیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ
دن بدن ترقی کرتی رہی۔ اور آج وہ اس قابل ہو سکی ہے کہ اپنے
پیروں پر کھڑی ہو سکے۔

ابتدا میں اس کے ممبروں کی تعداد کم تھی مگر اب بفضلہ تعالیٰ
کافی ہو گئی ہے۔ اس کے ہفتہ وار اجلاس میری زیر نگرانی انہی
بچوں کی خواہش کے ماتحت مدرسہ عالیہ میں منعقد ہوتے ہیں جو
عالیجناب ہیڈ ماسٹر صاحب قبلہ کی صدارت میں انعقاد پذیر
ہوتے ہیں۔ حضور جس شفقت سے اس کے اجلاسوں میں
بچوں کی تمناؤں کو پورا فرماتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔

یہ ان ہی کی شفقت کا نتیجہ ہے کہ آج اس انجمن نے اس قدر
ترقی کر لی ہے۔ اب اس میں مختلف اخبارات دارالامان کے
اور بیرونجات کے آتے ہیں۔ اور اس کے ضمن میں بچوں نے
ایک مختصر سی لائبریری کا بھی انتظام کیا ہے۔ اس انجمن کے
ممبروں نے باقاعدہ طور پر کام کو اس میں تقسیم کیا ہوا ہے۔
مثلاً سکرٹری۔ اسسٹنٹ سکرٹری۔ لائبریرین وغیرہ۔
ابھی اس کے قیام کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے مگر اللہ کے فضل سے ایک
نمایاں ترقی اس انجمن نے کر لی ہے۔ بتاریخ ۷ ماہ اکتوبر اس انجمن
کا ماہواری اجلاس زیر صدارت ہیڈ ماسٹر صاحب صحن بورڈنگ
میں ہوا۔ بچوں نے اپنی بساط کے موافق اچھا کام کیا۔ بچوں کا جوش
اور ان کی خوشی قابل داد تھی۔ جلسہ برخاست ہونے سے قبل جناب
صدر نے قیمتی جواہر ریزیوں سے بچوں کی جھولیاں پر فرمائیں اور
فرمایا محبان اسلام نہایت پیارا نام ہے خدا کرے کہ قوم کے
بچے حقیقی معنوں میں اس کے حامل کرنیوالے ہوں۔

نیز محترم صدر نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ وہ ان بچوں کی
حوصلہ افزائی فرماویں۔ اور غیر ممبروں سے اس انجمن کا ممبر
ہونے کے لئے تاکید فرمائی اور استقلال سے کام کرنے کی ہدایت فرماتے
ہوئے قیام انجمن کے لئے دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ فقط

میں احباب کی [illegible] مبارک باد [illegible]
والدین جنکے بچے اس مقدس امام کی یادگار میں تعلیم حاصل کرتے ہیں
جو فی زمانہ اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہوا۔ ہماری دعا ہے کہ
اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی کو خدمت اسلام کی توفیق دیوے کہ وہ
اپنے بچوں کو اس امام کی یادگار میں داخل کرائیں۔ اور ان کو
خدمت اسلام کے لئے تیار کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔
بس بڑے زور سے احباب کی خدمت میں اپیل کروں گا کہ مدرسہ عالیہ
کوئی معمولی درسگاہ نہیں یہ وہ مدرسہ ہے جس کی متعلق خلیفۃ المسیح اپنے
قلم خاص سے تحریر فرماتے ہیں کہ مدرسہ احمدیہ تمہاری عملی جدوجہد
کا نقطہ مرکزی [illegible] اور اسکی ترقی پر اس امر کا فیصلہ منحصر ہے کہ آئندہ
[illegible] تبلیغ جاری رکھی جا سکے گی یا نہیں۔ میں خود کوئی تحریک پیش
نہیں کرتا [illegible] الفاظ کا اعادہ کرتا ہوں۔ جو حضرت امام کے فرمودہ ہیں
بلکہ اس مدرسہ کی اہمیت کا حضور کے الفاظ سے اندازہ لگا سکتی
ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار

چوہدری برکت علی افسر انجمن محبان اسلام مدرسہ احمدیہ قادیان

ضروری اخراجات جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کی ترقی روز افزوں ہے جس قدر احمدی جماعت
اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کم ہے لیکن ہر ایک ترقی کے ساتھ ذمہ داریاں
بھی ہوا کرتی ہیں۔ اس سال جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے
امید ہے کہ بہت عظیم الشان پیمانہ پر ہوگا کیونکہ ارتداد کے انسداد کیلئے جو کام
جماعت کے مجاہدین نے سرانجام دیا ہے اس سے ایک بڑے حصہ مسلمانان
کو دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور خود میدان ارتداد میں ہمارا حلقہ اثر وکام
بہت وسیع ہو گیا ہے جہاں سے کثیر لوگ ہر طبقہ و جماعت سے انشاء اللہ
ہمارے جلسہ سالانہ میں شریک ہونگے۔ پس ضروری کہ اس سال
جسقدر بھی وسیع انتظام ہو وہ ضرور کیا جائے۔
ایک اور بات جو اسوقت نہایت ضروری ہے اور جس کا سب احباب کو
خیال رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ ابتک ہمارے ہر مد کے اخراجات بوجہ ترقی
[illegible] اور ان بیرونجات کی آمد سے ان کی موجودہ ضروریات
پوری ہونا مشکل ہیں اس لئے اس سال کے جلسہ سالانہ کا خرچ کسی طرح
بھی [illegible] پڑنا چاہئے۔ تقریباً ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ جلسہ
سالانہ کا خرچ دوسری مدات پر پڑتا رہا ہے اور درحقیقت یہ بھی یہی
کہ ہم اپنی مہمانی کے اخراجات کسی اور پر نہ ڈالیں۔ مگر واقعہ یہ ہے
کہ ایسا تب ہی اور صرف تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب تمام جماعتیں
اور تمام افراد جلسہ سالانہ کے اخراجات کی طرف پوری توجہ
فرمائیں۔ جو فہرست اخراجات بھیجی جا رہی ہے وہ بغور ملاحظہ
کریں۔ اور جو خرچ اٹھایا جا سکتا ہو اس سے دریغ نہ کریں اور
کسی نہ کسی طرح ان اخراجات میں حصہ ضرور لیں اور اپنے وعدہ
سے فوراً مطلع فرمائیں۔

یہ اشد ضروری بات ہے کہ اگر جواب فوراً نہ ملا تو بار بار
یاددہانی کا اور خرچ بڑھیگا۔ احباب کو چاہئے فوری توجہ کر کے
تمام وعدوں سے فوراً اطلاع دیدیں۔

عہدہ داران اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جماعت کے
تمام افراد پر جلسہ سالانہ کی ضروریات کا پورا پورا اظہار کر کے وعدے
کو جمع کر کے جواب میں مفصل اطلاع جلد ارسال کر دیں۔
لفافے داران اور بجٹ کے فارموں کی خانہ پری کر کے بھی
اگر پہلے نہیں بھیجی تو فوراً ارسال فرمائیں۔ والسلام

عبد المغنی عفی اللہ عنہ ناظر بیت المال قادیان بیت المال

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء

مصری اخبار قصر النیل کے مددگار

مصری اخبار قصر النیل کا دوسرا نمبر بھی آگیا اس نمبر میں
سیلغین امریکہ کے فوٹو دئے گئے ہیں مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک
قصر النیل کی اعانت اور اشاعت کے لئے کوئی سرگرمی
نہیں پائی جاتی۔ اس اخبار کی زندگی کے لئے ضرور ہے کہ ہمارے
بھائی خاص طور پر توجہ کریں۔ بعض احباب اس کا نمونہ کا پرچہ
مانگتے ہیں۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ نمونہ کا پرچہ مفت نہیں بھیجا
جا سکتا۔ اخبار مفت تیار نہیں ہوتا۔

میں مندرجہ ذیل احباب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے سالانہ
چندہ دفتر الحکم میں جمع کرا دیا ہے جو اس ہفتہ کی ڈاک سے
مصری مجاہد کو بھیج دیا گیا ہے۔

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب
(۳) حضرت مولوی ذوالفقار علیخان صاحب ناظر امور عامہ
(۴) حضرت مولوی رحیم بخش صاحب افسر ڈاک

مکرمی مخدومی مولوی محمد امیر صاحب نے آسام سے لکھا ہے کہ وہ دو پرچہ
قصر النیل کے لینگے ایک خود اور ایک مفت اشاعت کیلئے جو لوگ عربی نہیں
پڑھ سکتے انہیں چاہئے کہ وہ مفت اشاعت کیلئے ایک پرچہ خرید لیں مجھ کو
ہر ڈاک سے کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ عزیز مکرم محمود احمد صاحب کو اب
بھیجنا چاہئے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہر ہفتہ کم از کم [illegible] خریداروں کی
قیمت میرے پاس آجاوے جماعتوں کے سکرٹری صاحبان توجہ کریں۔ عرفانی

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام

خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود [illegible] کی سیرۃ کا کام پھر شروع
کر دیا ہے مگر میں اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت [illegible]
سے ہونی چاہئے [illegible] حضرت مسیح موعود کی سیرۃ [illegible]
[illegible]
[illegible] اسکی ذمہ داری [illegible] جماعت کی طرف سے بھی کوئی خاص کوشش [illegible]
نہیں کیگئی۔ پہلے دو نمبر جو اس سلسلہ میں نکل چکے ہیں وہ بھی تمام [illegible]
نہیں ہوئے۔ یہ کتاب مختلف حصص میں شائع ہوگی۔

سردست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شمائل واخلاق کی پہلی
جلد تیار ہو رہی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود کا فلسفہ اخلاق
ایک زبردست اور خاص مضمون ہے۔ حضرت مسیح موعود کے اخلاق
کے متعلق کوئی بھائی کوئی خاص واقعہ یاد رکھتے ہوں تو تحریر کر کے بھیج دیں
اگر اس کام کو جاری رکھنا ہے تو کم از کم ایک ہزار خریداروں کی
درخواستیں میرے پاس آجانی چاہئیں۔ سالانہ جلسہ سے پہلے انشاء اللہ
یہ جلد شائع ہو جاویگی۔ بہت ممکن ہے کہ ایک دوسری جلد حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام بھی شائع ہو سکے۔ سب توفیقیں
اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ خاکسار یعقوب علی عرفانی

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت عام طور پر
اچھی رہی ہے۔

۲۔ محکمہ ہائے نظارت اور صدر انجمن احمدیہ سالانہ بجٹ پر غور کر رہی ہے
اور ناظر بیت المال صاحب سالانہ جلسہ کے لئے سرکلر تیار کر کے بھیج
رہے ہیں۔ اس مرتبہ سالانہ جلسہ بڑی شان سے ہونے کی توقع ہے۔

۳۔ چوہدری فتح محمد صاحب واپس آگرہ تشریف لے گئے ہیں۔

۴۔ حضرت نواب صاحب قبلہ ابھی تک مالیر کوٹلہ ہی میں ہیں
انشاء اللہ اب جلسہ ہی پر تشریف لائیں گے۔

۵۔ احمدیہ سٹور میں کرایہ کے لئے کوارٹر تیار ہو رہے ہیں۔
اور مشین کام کر رہی ہے۔ بھٹہ کا کام سردست
بند ہے۔

چوہدری ظفراللہ خان صاحب اسمبلی کے امیدوار ہونگے۔

چوہدری ظفراللہ خانصاحب بیرسٹر لاہور اسمبلی کے امیدوار ہونگے۔ اور ضلع لاہور، امرتسر، گورداسپور فیروزپور کی طرف سے کھڑے ہونگے۔

چوہدری ظفراللہ خان صاحب ایک عرصہ تک لاہور کے مشہور و معروف قانونی رسالہ

انڈین کیسیز

کے ایڈیٹر رہے ہیں۔ اور چوہدری شہاب الدین صاحب کے ساتھ ملکر کام کرتے رہے ہیں۔ اور لاہور کے کالج میں ایک ممتاز پروفیسر رہے ہیں۔

چوہدری صاحب کا کونسل میں جانا کسی نمود اور نمایش کے لئے نہیں۔ بلکہ انکو مجبور کیا گیا ہے۔ کہ وہ ملک اور قوم کے فائدہ کے لئے یہ قربانی کریں۔

کونسلوں میں جانیوالے ممبروں کے متعلق ہماری جماعت کے دیوز کا اعلان پہلے ہو چکا ہے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے چوہدری صاحب کو کھڑا ہونیکے لئے تحریک کی گئی ہے۔ ہم نہیں جانتے اس مقابلہ کا نتیجہ کیا ہوگا یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اسوقت تک ہماری طرف سے کوئی اعلان بھی نہیں کیا گیا۔ اور نہ اسکے لئے ووٹروں کو توجہ دلائی گئی ہے۔

کونسل میں جانیوالے امیدوار کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ وہ قانون اور قانون سازی کے اصولوں سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ اور وہ یہ فیصلہ کر سکتا ہو کہ کس قانون کا ملک اور قوم پر بہیئت مجموعی یا انفرادی طور پر کیا اثر پڑے گا۔ اس حیثیت سے چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو شخص کئی سال تک ایک قانونی رسالہ کا ایڈیٹر رہا ہو اور جو قانونی کالج کا پروفیسر ہو اور جس کی زندگی کا شغل قانون ہو اس سے جو بہترین توقعات ہو سکتی ہیں وہ ظاہر ہے۔

ضلع گورداسپور، لاہور، امرتسر اور فیروزپور کی احمدی جماعتوں اور کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ عوام کو اسکے متعلق آگاہ کریں۔ اور انہیں بتائیں کہ کونسلوں میں کس قسم کے امیدواروں کے جانے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

ہم کو صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ ہم کس غرض اور مقصد سے اس انتخاب میں جا رہے ہیں۔ **ہماری غرض مخلوق کی خدمت ہے۔** اگر ہمارا کام میں موقع ملا تو خدا کے فضل اور توفیق سے واقعات بتا دینگے۔ اور اگر ہمیں موقعہ نہ ملا تب بھی ہم اجر اور ثواب سے محروم نہ رہیں گے۔ کیونکہ نیک نیتی کے ساتھ **ہم اس کے لئے جا رہے ہیں۔**

ہماری غرض کامیابی اور ناکامی کے مقام سے بہت بلند ہے اور وہ ہر حالت میں ہمیں انشاء اللہ میسر رہے گی۔

لیکن چونکہ مقابلہ کا میدان ہے۔ اور اسمیں جدو جہد کی ضرورت ہے اسلئے وہ دوست جو اپنے علاقہ میں اثر رکھتے ہیں وہ دوسرے لوگوں کو واقف کر دیں کہ چوہدری صاحب کو اس غرض کے لئے کھڑا ہونے کی تحریک کی گئی ہے جس کو انہوں نے پبلک کے فائدے کے خیال سے منظور کر لیا ہے۔ احباب اپنے اس بھائی کے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا کرے وہ موقعہ پانے پر اپنے ملک اور قوم کی سچی خدمت کر سکیں۔ احباب اگر اس کے متعلق کوئی بات دریافت کرنا چاہیں تو وہ **ناظر امور عامہ** قادیان یا براہ راست چوہدری ظفراللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور سے دریافت کر سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر الحکم قادیان)

خواجہ کمال الدین صاحب اور زمیندار

ہم قلم زمیندار لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق ان کی پولیٹیکل پوزیشن واضح کرنے کے لئے ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا گیا اس مقالہ میں ڈاکٹر احمد شکری بے کے ایک مضمون کا جو انہوں نے اخبار ہند میں چھپوایا ہے کچھ اقتباس بھی دیا ہے۔

ہمنے جب خواجہ صاحب کے انکار احمدیت کا اعلان کیا تو معزز معاصر پیغام نے بہت برا منایا اور اسکو عناد کا نتیجہ قرار دیا۔ لیکن ہم نہیں جانتے اب وہ معزز زمیندار کو کیا جواب دینگے۔

جس نے جرائد مصر بالخصوص ہم سیدہ الاہرام کے حوالہ سے اس راز کو طشت از بام کر دیا ہے کہ خواجہ صاحب کے دوست نجیب اور خود خواجہ صاحب نے بھی جرائد مصری کے استفسارات کا جواب دیا۔

زمیندار نے جو حالات سے زیادہ واقف اور باخبر ہے لاہوری حضرات سے چند استفسارات کئے ہیں۔ امید ہے وہ جواب دیکر اپنی اور خواجہ صاحب کی **پوزیشن** کو واضح کر دیں گے۔

ہماری پوزیشن اس معاملہ میں بالکل صاف ہے ہم نے خلافت حقہ راشدہ کا جائز مستحق اسوقت اپنے امام کو تسلیم کیا ہے۔

ہمارے وجوہ اس معاملہ میں پہلے سے شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن لاہوری دوستوں کے لئے اسبات کو بھی ماننا شاید وہ مشکل اور دشوار گذار ہے۔ اور میرے خیال میں یہ

نتیجہ ہے

انکار خلافت کا

اگرچہ **زمیندار** کے مقابلہ **افتتاحیہ** کا سارا زور اور **مطالبہ** خواجہ کمال الدین صاحب کے ہم خیال لاہوری حضرات سے ہے۔ لیکن ڈاکٹر احمد شکری بے نے ایک حملہ احمدی جماعت پر بھی کیا ہے۔ کہ احمدی لوگ اسلام کے لئے ہندوستان کے لئے بلکہ بحیثیت مجموعی سارے ایشیا کے لئے شدید خطرات کا باعث ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنی حرکتوں میں کامیاب ہوگئے تو اقوام اسلامی اور کل ایشیائی جیش کے لئے غلام بن جائیں گی۔

ڈاکٹر شکری بے کا احمدی جماعت پر اس قسم کا الزام لگانا احمدیت اور اسلام سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ چونکہ یہ ایک دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل ابھی تک پیش نہیں کی گئی۔ اور اس کے لئے دوسرے مضمون کے انتظار کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اسلئے میں اسپر لکھنے سے پہلے اس مضمون کا انتظار کرتا ہوں۔ البتہ یہ کہ مضمون کی اشاعت پر انشاء اللہ العزیز بتا دیا جائیگا کہ

دنیا میں اسلام کی شان و جلال کے ظاہر کرنے والی واحد اسلامی جماعت احمدی ہے۔ اور دنیا میں امن اور حقیقی آزادی کا پرچم اسی جماعت کے ہاتھ میں ہے اسلئے کہ حزب اللہ ہے۔

خواجہ کمال الدین صاحب اور انکے دوستوں کو ڈاکٹر شکری بے کے مضمون کا خطرہ ہو سکتا ہے کہ وہ غیر احمدیوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے ہیں اور انکے رحم پر ان کی کشتی چلتی ہے لیکن احمدی جماعت جسکا مرکز قادیان ہے اور جو بنایا ہے مسلم اور واجب الاطاعت امام رکھتی ہے۔ اس سے خطرہ یا فکر مند نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ کبھی کسی کی دست نگر نہیں اور نہ انکی زندگی اسپر ہے۔

خواجہ صاحب کے لئے واقعی افسوسناک زمانہ آیا ہے کہ وہ دوسروں پر پولیس اور گورنمنٹ کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا کرتا ہے۔ اور آج وہ خود اسی الزام کے نیچے آ رہا ہے۔

خواجہ صاحب اور اسکے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی پوزیشن کو صاف کریں۔ خواجہ صاحب کا یہ سفر حج میں اغراض پر مبنی تھا اسکا اعلان کر دینا چاہیئے اور خواجہ صاحب یا لارڈ ہیڈلے کے جو مکالمات شریف سے ہوئے ہیں۔ اور اگر انہوں نے واقعی شریف سے کچھ روپیہ لیا ہے تو وہ مردانہ وار اعلان کر دیں تا کہ تمام احمدی جماعت اس الزام سے بری ہو۔

میرے خیال میں ہمارے لاہوری دوستوں کو خواجہ صاحب کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ **اصل حقیقت کا اظہار کریں۔**

مجاہد روس مولوی محمد امین کی رہائی

محمد لِلّٰہ مولوی محمد امین صاحب مجاہد روس رہا ہو گئے اور [illegible] کی صبح کو خدا کے فضل و کرم سے قادیان پہنچ گئے مولوی محمد امین پر جو شبہ کیا گیا تھا۔ کہ بالشویک کے وہ ایجنٹ [illegible] یا ان پر کسی انقلابی پارٹی کا ممبر ہونے کا شبہ ہے بالکل بے اصل اور بیہودہ ثابت ہوا۔ اور نہایت عزت کے ساتھ ان کو بری کر دیا گیا۔ مولوی صاحب کو کوئٹہ ہی میں رہا کر دیا جاتا لیکن پشاور سے محکمہ خارجہ اور سی۔ آئی۔ ڈی کے اعلیٰ افسر نے ان کو وہاں بلایا [illegible] خیال تھا۔ وہاں تحقیقات کی کوئی تکمیل ہوگی جیسا کہ الحکم کی گزشتہ اشاعت میں ظاہر کیا گیا تھا لیکن جب وہ محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی کے اعلیٰ افسر مسٹر ہیوٹ سے ملے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ پر کوئی شبہ نہیں تھا نے آپ کو محض ملاقات کے لئے بلایا ہے۔ مولوی محمد امین صاحب۔۔

مسٹر ہیوٹ کے اخلاق کے بہت مداح ہیں۔ اور انہوں نے ظاہر کیا۔ کہ میری گرفتاری سے لے کر آج تک برٹش گورنمنٹ کے جن افسروں سے میرا سابقہ پڑا ہے انہوں نے اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے مجھ سے شریفانہ برتاؤ کیا ہے۔ اگرچہ ان افسروں نے اپنے فرض کو ادا کیا ہے۔ ایک مہذب گورنمنٹ کے افسروں کا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ شریفانہ برتاؤ کریں۔ لیکن ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ اگر وہ چاہتے تو اپنے فرائض یا انسانیت کے عام اخلاق کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک ایسے آدمی کے ساتھ جن کو انہوں نے بالشویک کا ایجنٹ سمجھ کر گرفتار کیا تھا برا سلوک کرتے۔ اس قسم کا شریفانہ سلوک گورنمنٹ کے متعلق وفاداری اور محبت کے جذبات کو پیدا کرتا ہے۔ ہم ان اخبارات کے ایڈیٹروں کو کیا کہیں جنہوں نے ہماری جماعت کی مذہبی مخالفت یا سیاسی اختلاف رائے کی وجہ سے ہم کو بدنام کرنے یا دکھ پہنچانے والی تحریریں شائع کیں۔ ان کالی بھیڑوں میں ایسے تنگ ظرف بھی موجود تھے جنہوں نے مولوی محمد امین صاحب کی گرفتاری پر افسوس ہی کا اظہار نہیں کیا بلکہ تعجب ظاہر کیا کہ احمدی جماعت کے کسی فرد کے متعلق یہ شبہ کیا جاوے کہ وہ

بالشویک ایجنٹ ہے

اس خصوص میں معزز ہمعصر کشمیری کا نام خاص طور پر لیا جاتا ہے اور میں اپنی جماعت کی طرف سے ہمعصر موصوف کی ہمدردی کا شکر گزار ہوں۔

مزید اور تفصیلی حالات مولوی محمد امین صاحب کے سفر کے انشاء اللہ آئندہ کسی وقت درج ہو جائیں گے۔ میں [illegible] سبق کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو

مولوی محمد امین صاحب کے سفر سے ملتا ہے۔

پہلا سبق تو یہ ہے کہ ہم جب تک اپنی زندگیوں کی جانفروشی کے اصول پر خدمت دین کے لئے وقف نہیں کر دیتے اور اپنے آپ کو حضرت امام کے ہاتھ میں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک لاش کی طرح نہیں دیدیتے اس وقت تک کامیابی محال اور منزل مقصود دور ہے۔

مولوی محمد امین صاحب ہم میں بہت دیر بعد آئے ہیں اور بہت ہیں جو ان سے بہت پہلے اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں مگر محمد امین نے جو کام کیا ہے وہ ہم میں سے کسی کو ابھی تک نصیب نہیں ہوا ہے نوعیت کے اعتبار سے بعض کو بڑی بڑی خدمات کا موقع ملا ہے۔ بعض کی مالی قربانیاں قابل رشک اور بے نظیر ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو کھلم کھلا موت کے منہ میں دیکھ کر

تبلیغ کے لئے نکل کھڑا ہونیوالا بھی محمد امین ہی ہے

میں ان تمام مبلغین اور مجاہدین کے لئے اپنے دل میں بے حد احترام رکھتا ہوں۔ جو خدمت دین کے لئے اکناف عالم میں چلے گئے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک بھی نہیں جس کو اس قسم کی مشکلات اور مصائب سے واسطہ پڑا ہو۔

جن میں سے محمد امین گذرا ہے۔

اس لئے ضرورت ہے کہ ہم سے ہر ایک اسی روح اور عزم کو لے کر ہر وقت تیار ہو کہ جہاں جانے کے لئے اسے حکم ہو جاوے فوراً چلا جاوے۔ دنیا کی کوئی چیز اور کوئی رشتہ اسکی راہ میں روک نہ ہو۔ اگر ہم اپنے دلوں میں یہ فیصلہ کر لیں کہ جس طرح پیغام موت آنیکے وقت انسان اپنے تمام رشتہ داروں اور تمام تعلقات کو درمیان میں چھوڑ کر چل دیتا ہے وہ تبلیغ کے لئے بھی اسی طرح تیار نہیں اسوقت تک ہم اس راہ کے مرد نہیں اور ہمارا دعوے صرف ایک لاف و گزاف ہے۔

دوسری بات جو مولوی محمد امین کے اس سفر سے معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ جو شخص خدا کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے اسے کوئی مصیبت اور تکلیف تکلیف نہیں رہتی وہ آپ اس کے لئے سامان کرتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مولوی محمد امین صاحب روسیوں کے پنجہ میں گرفتار ہوئے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہی گرفتاری ایکطرف ان کی عقد ہمت کو مضبوط اور حوصلہ کو بلند کرنے والی ثابت ہوئی دوسری طرف اسی گرفتاری میں خدا نے انکی ضرورتوں کا سامان کر دیا۔ وہ اگرچہ قیدی تھے مگر ان کے کھانے پینے اور دوسری ضروریات کا انتظام انکو کرنا پڑتا تھا۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے انہیں تنہا بھی نہیں چھوڑا ایک جماعت ان کے لئے وہاں بھی پیدا کر دی جو ان کی عزت و احترام کرتی۔ اور ان کے لئے ہر قسم کی قربانی کو آسان سمجھتی تھی۔ پس اگر ہم خدا کے ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ دوسروں کو ہماری خدمت میں لگا دیگا۔ [illegible] تبلیغ کے لئے نکلنے میں ضروریات کا فکر کرنا اور ضروریات کے میسر آنے پر رکنا [illegible] خدا کا کام ہے اگر ہم خدا کے لئے نکلتے ہیں تو اس کے دشمنوں کے مقابل تو ہم ہی ہونگے۔

یہ باتیں [illegible] اگر خدا پر ہمارا ایمان ہے اور اس سلسلہ کی صداقت پر ہمارا یقین ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ

ہم میدان تبلیغ میں بزدل ہوں

دوسرے معاملات میں کم ہمتی کا ظہور ہم سے ممکن ہے خوف و ہراس کا غلبہ ممکن ہے ترک لیت و لعل کا اندیشہ ممکن ہو لیکن ایک مومن کے قلب پر اسوقت جبکہ وہ

اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے نکلا ہو

یہ باتیں موثر نہیں ہو سکتی ہیں اگر ساری دنیا ایک طرف ہو اور ایک صادق راستباز حق کا پرستار ایک طرف ہو تو اعدا کی کثرت اور قوت اس ایک کے دل کو کمزور نہیں کر سکتی اور وہ بزدل نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا نقشہ اپنے ایک شعر میں بیان کیا ہے ؎

کجا غوغائے شان بر خاطر من وحشتے آرد
کہ صادق بزدلے نبود دگر بیند قیامت را

پس ہم جو مدعی ہیں کہ ہم صادق کے ماننے والے اور صداقت کے علمبردار ہیں اگر دنیا کی فانی اور آنی تکلیفوں سے ڈر کر تبلیغ کیلئے اٹھ کھڑے نہیں ہوتے تو

ہمیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے

حضرت امام عنقریب اس علاقہ میں تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک مہم بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں میری دلی آرزو ہے کہ میں ہی ہوں۔ پس جو لوگ چاہتے ہوں وہ اپنے ارادوں سے حضرت امام کو آگاہ کر رہے ہیں۔ یہ سعادت ان کے حق میں آ جاوے مولوی محمد امین صاحب اس سفر میں کامیاب رہے آنے پر ساری جماعت کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو مثمر ثمرات کرے۔ آمین۔ اور اس علاقہ پر کیا موقوف وہ دنیا کے تمام خارزاروں اور سنگلاخوں میں اپنے مبلغ بھیجنے کو آمادہ ہے اور وہ روحیں اور دل خدا کے علم میں تیار ہو چکی ہیں جو اس کے اہل ہونگے۔ مبارکی ان پر خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک چاہے نہیں بلکہ ثابت کرے کہ وہ میں ہی ہوں +

ضروری اطلاع

رسالہ تادیب النساء کے متعلق مجھے پھر افسوس سے اطلاع دینی پڑی ہے کہ وہ ۷۔ اکتوبر کو شائع نہیں ہو سکا بلکہ اس مہینے کے اخیر تک انشاء اللہ شائع ہوگا۔ اسکا باعث بخار کی ہمہ گیر شکایت ہے تادیب النساء اور الحکم کا کاتب بخار سے بیمار ہو گیا۔ اور رسالہ جو نصف کے قریب لکھا جا چکا تھا تمام نہ ہو سکا۔ اسیوجہ سے اس مرتبہ کا الحکم لکھوانے میں بھی بڑی دقت پیش آئی۔ الفضل کے کاتبوں میں سے ایک کے تبلیغ ملکانہ کیلئے [illegible] نے اور دوسرے کے تحفہ کابل لکھنے پر مامور ہو جانیکی وجہ سے جو کاتب متفرق کام کرتے تھے وہ بھی مصروف ہو گئے قادیان میں کتابت کیلئے بہت اچھا موقعہ ہے جو صاحب احمدی ہوں اور اس فن سے واقف ہوں انکے لئے دار الامان کی زندگی کے لئے ایک بہترین موقعہ حاصل ہے۔ اگر کوئی صاحب [illegible] سکیں یا آنا چاہیں تو دفتر الحکم سے خط و کتابت کریں +